رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم ویخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ

الحکم

وقت سا لام و مومنین و خواص کے لئے

وقت یادگار مومنین اور اخبار یوم میعاد مومنین

ایڈیٹر

شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد ۲۰ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۸ء | نمبر ۱۹

Digitized by Khilafat Library

حضرت خلیفۃ المسیح (اسعدہ اللہ بطول حیاتہ آمین) کا ورود قادیان

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تشریف آوری کے متعلق ۱۴ جون کی آخری اور تازہ تار تک کے واقعات درج کر دیئے گئے تھے۔ اور جیسا کہ تار کے مضمون سے واضح ہوتا تھا ۱۴ جون ۱۹۱۸ء کی رات کو بارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ معہ حضرت ام المومنین و دیگر ممبران خاندان نبوۃ و اہل بیت حضرت خلیفۃ المسیح و خدام بٹالہ سٹیشن پر نازل ہوئے۔ قادیان سے خاکسار ایڈیٹر الحکم۔ مفتی فضل الرحمن صاحب اور سید اسعد علیشاہ صاحب اور بعض دوسرے احباب جیسے مولوی عبد المغنی صاحب مولوی نیک عالم صاحب پہلے سے سٹیشن پر موجود تھے۔

حضرت اور اہل بیت مسیح موعود علیہ السلام کے نزول سے خوشی کی ایک برقی رو حاضرین کے خون میں دوڑ گئی۔ حضرت ام المومنین کی طبیعت بہت اچھی تھی سفر کی کوفت اور ماندگی البتہ پائی جاتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بہت بشاش تھی حضرت کا ارادہ براہ راست ڈلہوزی تشریف لیجانیکا تھا۔ مگر خاکسار ایڈیٹر الحکم نے حضور کو قادیان تشریف لے چلنے کیلئے عرض کیا اور ادب کے ساتھ جماعت قادیان کے جذبات محبت و عقیدۃ کی ترجمانی کی کوشش کی۔ یہ درخواست بالاخر قبولیت کی عزت حاصل کر کے رہی۔ اور ۱۵ کی صبح کو حضور دار الامان کیطرف روانہ ہوئے بٹالہ سے حضور گھوڑی پر سوار ہوئے ابتدا خیال تھا کہ راستہ

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پروپرائٹر پبلشر شائع ہوا

میں جا کر کچھ دور جا کر پھر ٹانگہ پر سوار ہو جائیں گے مگر گھوڑی پر سوار ہونے کے بعد ٹانگہ والوں کو ساتھ ملنے کی طاقت ہی نہ رہی حضرت گھوڑی دوڑاتے ہوئے چلے آئے۔ سید اسعد علیشاہ صاحب دوسرے گھوڑے پر ہمرکاب تھے۔ وہ نظارہ نہایت موثر تھا جبکہ حضور قافلہ سالار گھوڑی پر آگے آگے اور پیچھے سارا قافلہ رواں تھا۔ احباب "تانگون یکون اور بہلی پر اور بعض پیدل جا رہے تھے راستہ میں احباب قادیان ملتے گئے اور بہر پر جماعت قادیان نے اپنے امیر حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب کی معیت میں حضرت امام کا استقبال کیا حضرت وہاں سے جماعت کے ساتھ قادیان کے راستہ تک قریباً دو میل پیدل تشریف لائے آپ کی رفتار میں معمولاً سرعت تھی اکثر احباب کو دوڑ دوڑ کر ساتھ ملنا پڑتا تھا۔

قادیان کے اس راستہ پر جو سڑک سے علیحدہ ہوتا ہے حضرت پھر گھوڑی پر سوار ہوئے اور معمولی رفتار سے خراماں خراماں حلقہ احباب میں دارالامان میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ علے ذالک۔ پورے ایک ماہ ۱۲ یوم کے بعد قادیان سے جب آپ تشریف لے گئے ہیں تو سخت نحیف اور مضمحل تھے۔ پالکی میں گئے تھے اور اب داخلہ شاہ سوار کی حیثیت میں ہوا۔ ثم الحمد للہ علے ذالک ؂

حضرت کے ورود اور بعض دوسرے امور کے متعلق ایک دلچسپ مضمون انشاء اللہ کسی قریبی اشاعت میں درج کروں گا۔

حضرت کا ارادہ ڈلہوزی جانے کا مصمم ہے۔

۱۵ جون کو موسم نہایت خوشگوار رہا حضرت کی صحت الحمد للہ بہت اچھی ہے حضرت ام المومنین کی صحت بھی بہت اچھی ہے پھوڑا اب قریب قریب اچھا ہو گیا ہے۔

میں احباب کو حضرت اور ام المومنین کے صحت یاب ہونے پر مبارک باد دیتا ہوں۔ وہ اپنی دعاؤں میں مستقلاً حضرت کی صحت کے متعلق التزام رکھیں ؂ شاید کل ۲۲ کو حضرت ڈلہوزی تشریف لیجائیں

اطلاع عام

گورنمنٹ کو سن کر یہ افسوس ہوا ہے کہ بعض بدنیت اشخاص کو نسی نوٹوں کو بٹالے بغیر لینے سے انکار کرتے ہیں۔ اس طرح انکار بالکل ناجائز ہے کیونکہ کرنسی نوٹ قانونی طور پر ان پر مندرجہ رقم کے برابر ہوتے ہیں اور اس لئے ان کی قیمت اسی قدر چاندی کے روپیوں کے برابر ہوتی ہے۔ چنانچہ گورنمنٹ اپنی واجب الوصول جملہ رقوم مثلاً معاملہ زمین وغیرہ کی ادائیگی میں ہمیشہ نوٹوں کو بخوشی لیتی ہے اور اسی طرح قرضہ جنگ کی بابت بھی نوٹ لئے جاتے ہیں اسی طرح ہر ایک شخص کو اختیار ہے کہ وہ اپنے بنک کے قرضوں کی ادائیگی میں کرنسی نوٹوں کو ان پر مندرجہ رقم کے عوض دے۔ اس کا قرض خواہ اس کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ قرضہ کی رقم روپیوں یا کسی دیگر سکہ کی شکل میں ادا کرے۔ گورنمنٹ کا یقین ہے کہ جو افواہیں گورنمنٹ کے کرنسی نوٹوں کے خلاف اڑائی گئی ہے وہ محض ایسے بدنیت اشخاص کا کام ہے جو جانتے ہیں کہ یہ افواہیں بے بنیاد ہیں لیکن انکو صرف اس غرض سے مشہور کرتے ہیں کہ ناواقف لوگوں کو ورغلا کر انکے نوٹ ان کی اصل قیمت سے کم روپیہ دا کر کے حاصل کر لیں اور خود نفع اٹھائیں امید ہے کہ عوام الناس ایسے لوگوں کی ان دھوکہ بازیوں میں نہیں پھنسینگے جو وہ صریحاً اپنی خود غرضی کی خاطر عمل میں لاتے ہیں امید ہے کہ اس تنبیہ کی اشاعت لوگوں کو اس دھوکہ میں پھنسنے سے بچائے گی اور وہ اپنے نوٹوں کو ان کی اصل قیمت سے کم روپیہ لیکر فروخت نہیں کریں گے اور اس طرح نقصان سے بچے رہیں گے۔

مسلم و مہاجر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان و ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ

کی منع کی ہوئی باتوں کو ترک کر دے۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس پاک ارشاد پر بہت غور کی ہے اور میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اس ایک جملہ کے اندر اس پاک مذہب کی کیفیت اور مذاہب باطلہ کا رد موجود ہے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی مذہب ایسا نہیں جو اپنے نام کے اندر ایسی حقیقت اور صداقت رکھتا ہو یا بالفاظ دیگر یوں کہلو کہ دوسرا مذہب ایسا نام نہیں رکھتا کہ اس کے سنتے ہی روح کے اندر ایک ایسی سکینت اور لذت پیدا ہو جائے جو اسلام کا نام سنتے ہی پیدا ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے مذاہب کے نام خود انسانوں نے تجویز کئے ہیں اور اسلام اللہ تعالےٰ نے آپ نام رکھا ہے اور یہ الہامی نام ہے کیونکہ یہ انسانی طاقت اور سمجھ سے برتر ہے کہ کوئی ایسا لفظ وضع کرے جو جامع صفات ہو اور ساتھ ہی اس کے افعال بھی ویسے ہوں ؂

بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ انسان کے وضع کئے ہوئے عجیب عجیب نام ہوتے ہیں اور جب کام دیکھے جاتے ہیں تو وہ اور ہی کچھ ہوتے ہیں لیکن یہ خدا تعالیٰ کی کمال حکمت اور اسلام کی سچائی کا نشان ہے کہ جیسا اس کا نام ہے ویسے ہی اس کے کام ہیں۔ یہ امر دیگر ہے کہ ایک شخص مسلم نہ ہو جس پر مسلم کا اطلاق ہوگا اور جس کا مذہب حقیقۃً اسلام کہا جاویگا ہو نہیں سکتا کہ اس کے نام اور کام میں اختلاف ہو اسلام کے معنی ہیں حقیقۃ اللہ کے لئے اپنی گردن رکھدینا صلح اور آشتی کرنا ہر ایک حال میں عسر میں یسر میں تنگی اور فراخی میں بیماری اور تندرستی میں غرض انسانی زندگی کی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ صلح اختیار کرنا اور ہر حالت میں الحمد للہ کہنا اور ہر عضو سے خواہ ظاہری ہو خواہ باطنی اظہار نفاق نہ کرنا۔ بلکہ فی الحقیقت ہر عضو اور ہر حرکت و سکون سے سچا مسلم ثابت کرنا کہ بلی من اسلم وجہہ للہ و ھو محسن میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے۔

وجہ سے مراد وہ ساری طاقتیں ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے شریعت کا امر جن کے سپرد ہوتا ہے ایک وہ طاقتیں ہیں۔ جو انسان کے اختیار میں نہیں ہیں لیکن وہ طاقتیں جن پر شریعت کا اخذ وارد ہوا ہے ان سب طاقتوں کا نام وجہ ہے پس سچا مسلم اسی وقت ہوتا ہے جب اپنی ساری طاقتوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکھدیتا ہے جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا اذ قال ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تو فرمانبردار ہو جا حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ میں تو رب العلمین کا فرمانبردار ہو چکا۔ ابراہیمی صفت انسان کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے وہ سچا مسلم ہوتا ہے۔

اسلام ایک پیارا نام ہے اور اس کے سنتے ہی ایک سلیم الفطرت کی روح وجد کرتی ہوئی چلا اٹھتی ہے کہ یہی مذہب مجھے مطلوب ہے اسی سے میری روحانی تسلی اور اطمینان ہو سکتا ہے۔

مذہب ایک ایسی شے ہے جو اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان ایک سچا اور شدید واسطہ ہوتا ہے اگر وہ مذہب انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں لیجاتا اور اس کی روحمین صعود الی اللہ پیدا نہیں ہوتا تو اس مذہب کو اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق نہیں سمجھنا چاہیئے اور یہ بات صرف کہنے اور لاف زنی سے میسر نہیں آسکتی بلکہ اس کے واسطے ضرورت ہے ثمرات کی ضرورۃ ہے ان تعلقات شدید کے ثبوت کی کیونکہ۔ ہر کہ آید ز آسمان او را ز آن یار آورد۔ جب تک یہ حقیقت پیدا نہ ہو کچھ نہیں۔ اسلام کی حقیقت اس کے پیارے نام کے اندر موجود ہے جو اس کو کھودتا ہے وہ اس گوہر نایاب کو پالیتا ہے لیکن جو صرف پوست پر خوش ہو جاتا ہے وہ مغز کو پا نہیں سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی حقیقت ان وہ الفاظ میں بیان کر دی ہے یعنی مسلم وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچے ؂ میرے دوستو! یاد رکھو ہجرت کی حقیقت یہ نہیں کہ تم اپنے گھر بار چھوڑ کر یہاں آجاؤ یہ ایک نمونہ ہے جس کے اندر یہ تعلیم موجود ہے کہ اپنے ایک محبوب کے لئے تم اپنے وطن اپنے عزیز و اقارب اور دوسرے منافع کو چھوڑتے ہوئے اسی طرح حقیقی محبوب کو

مکتوبات صائب

(لسان القرآن کے سیکھنے کا سوال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم اور اس کی لسان پاک کے ساتھ بہت محبت اور عشق تھا اس عشق کے جذبہ کا اظہار آپ نے اس شعر میں بھی فرمایا۔

دل میں میرے ہے ہر دم تیرا صحیفہ چومون
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

قرآن کریم کی عظمت اور شوکت کے دلایل میں لسان القرآن بھی ایک برہان ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منن الرحمٰن اسی اصل کو مدنظر رکھ کر لکھنی شروع کی حضور کا منشاء تھا کہ عربی کو جو فی الحقیقت ام الالسنہ ہے ام الالسنہ ثابت کر کے قرآن مجید کو ام الکتب ثابت کر دیا جاوے حضور کو عربی زبان کی اشاعت وترویج کے متعلق بھی خاص جوش تھا۔ ایک وقت تھا کہ حضرت کے گھر میں بچے عربی فقرے بولتے نظر آتے تھے۔ پھر حضرت نے ارادہ فرمایا کہ میں عربی فقرات لکھوں یہ دراصل ایک عربی زبان کا کورس تھا چنانچہ آپ نے وہ فقرات لکھنے شروع فرمائے وہ چھپنے لگے اور تمام چھوٹے بڑے شوق سے انہیں یاد کرتے اور امتحان ہوتے حضرت خود لیتے اور امتحان ہوتا۔

مگر پھر حضرت کی مصروفیت نے اس سلسلہ کو جاری نہ رہنے دیا حضرت اولوالعزم نے تشحیذ کے ذریعہ اس مذاق کو پیدا کرنا چاہا۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ بھی چل کر رہ گیا۔ مجھے تعجب کے ساتھ یاد آجاتا ہے اور ہر شخص جو اس پہلو سے اس پر غور کریگا۔ اس پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جائے گی کہ حضرت مسیح موعود ایک فرد وحید تھا۔ جماعت کی عام تلقین وتعلیم خود کرتا ہے مہمان نوازی آپ کرتا ہے سلسلہ میں نئے داخل ہونے والوں کے لئے سلسلہ کی ہدایات کا دینا اور مخالفین اسلام اور مخالفین سلسلہ کے سوالوں کے جوابات آپ لکھنا اور پھر تعلیمی سلسلہ میں جماعت میں قرآن مجید کی زبان کا عام شوق جماعت میں پیدا کرنے کے لئے خود فقرات لکھنا آپ کے کاموں پر یکجائی نظر کرنے سے ایک حیرت معلوم ہوتی ہے۔ اس پر تفصیلی بحث انشاء اللہ العزیز سیرۃ میں ہوگی۔ لیکن آج آپ کی جماعت لاکھوں نفوس ہیں اور ان میں تعلیم یافتہ اور بڑے بڑے عربی دان ہیں مگر ان میں سے کوئی اس کام کو اب تک نہیں کر سکا کہ عربی زبان کی تحصیل کے لئے عام فہم اصولوں پر کوئی کتاب لکھ دے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو اس کا خیال ہے۔ چنانچہ اسباق القرآن میں آپ نے یہ التزام بھی رکھا ہے کہ عربی زبان کے قواعد بیان ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ چاہیگا تو یہ کام ہو جائے گا۔

غرض جو مکتوب آج میں درج کرتا ہوں اس میں عربی فقرات سے وہی فقرات موجود ہیں۔ ہمارے علماء اگر توجہ کریں تو عربی زبان کا مذاق قوم میں پیدا کر سکتے ہیں۔ اور آسان طریقہ سے یہ زبان سکھا سکتے ہیں۔ خدا کرے ایسا ہو۔ (ایڈیٹر)

وہ مکتوب یہ ہے

جناب میر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

امید ہے کہ پیا پے خط آپکو ملکر خوش کرین گے امید ہے کہ اس خط سے قبل ایک مفصل خط لاہور سے، ہوتا ہوا آپ پڑھ چکے ہونگے اور اس کی رسید پر سب کی یکجائی رسید مجھکو مرحمت کرینگے جس قدر لیکچر آپ کے پاس موجود ہیں جلد ارسال کرادین۔ شیخ غلام حیدر ڈپٹی انسپکٹر جلد قادیان آنے والے ہیں۔ امیر علی شاہ صاحب نے اپنی کامیابی کے متعلق اب تک کچھ نہیں لکھا۔ سنا ہے کہ شیخ غلام حیدر صاحب کی جگہ تبادلہ میانی میں جاتے ہیں قرائن تو پاس کے

ہیں۔ مگر ان کی خاموشی تردد میں ڈالتی ہے۔

آج رات کو حضرت اقدس نے بڑی دلچسپ گفتگو کی۔ فرمایا حسب وعدہ الٰہی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ میں چاہتا ہوں کہ اپنی زندگی میں اپنی جماعت کو ان کے غیروں پر فوق دیکھ لوں۔ میرے نزدیک بڑی فوقیت کی اصل

تقویٰ اور علم قرآن ہے

اور علم قرآن۔ لسان عرب پر موقوف ہے۔ میں نے عجیب اصول ایجاد کئے ہیں کہ تھوڑی مدت میں ہماری جماعت کے لوگ زبان عربی پر اچھی اطلاع حاصل کر لیں گے اور وہ وقت دور نہیں کہ ہمارے بچے مسجدوں میں جا کر بڑے بڑے مولویوں سے عربی میں خطاب کریں اور ان کو آخر رسوا اور خجل کر دیں۔

فرمایا خدا کی نصرت اور خذلان سے مرد حق اور مردود حق شناخت کیا جاتا ہے۔ ہمارا مطبع ایسا ہے۔ جیسے گورنمنٹ انگلشیہ کی دو لاکھ فوج ٹرنسوال کے بوئروں کے سر پر ہے کہ آئے دن چاروں طرف سے ان پر توپیں چھوڑتی ہیں۔

(یہ ان ایام کا ذکر ہے جبکہ ٹرنسوال کے ساتھ جنگ تھی اور آج تو خدا کے فضل سے ٹرنسوال ہماری سرکار کے تاج کا ایک رتن ہے) (ایڈیٹر) اس طرح آئے دن ہمارا مطبع بحمداللہ اشتہار یا اشتہار توپوں کی شکل میں ہمارے مخالفوں کے سر پر گرتا ہے اور ہمارے مخالف مخذول اور بے سامان محض ہیں۔ بڑے مخالف ..... کو دیکھ لو۔ آگے بھی ایک بے سامان شخص تھا مگر اب تو قطعاً مخذول ہو گیا ہے ایک دق اسے چھپوانا پڑتا تھا تو مطبع بہ مطبع خوار ہوتا اور ان سے حساب کتاب میں ہاتھا پائی کرتا اور بصد خواری مدتوں کے بعد ایک حقیر دلیل پرچہ نکالتا۔

اس قدر خذلانی کی نصرت ہے کہ ہمیں خبر بھی نہیں کہ کس طرح انتا خبط چل رہا ہے۔ کل عربی فقروں کا امتحان لیں گے اور پھر دوسرا سبق دیں گے۔ چودھری نصراللہ خانصاحب خصوصاً ملکر میرا سلام کہیں اور وقت کی قدر پر گفتگو کریں اور پوچھیں کیا وہ میری تکلیف گوارا کرتے ہیں۔ کہ چٹھی لکھنے کی زحمت گوارا کروں۔ عبدالکریم الہٰی

(ایڈیٹر) چودھری نصراللہ خانصاحب قبل اس وقت سلسلہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ محبت اور حسن ظن رکھتے تھے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کو بڑی تڑپ تھی کہ چودھری صاحب سلسلہ میں داخل ہو جائیں۔ اور انہوں نے ایک خط چودھری صاحب کو لکھا تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضرورۃ امام کے ساتھ شایع کرنے کی اس کو عزت دی۔ اس خط کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا صیغہ ڈاک ان خطوط سے اگر کوئی فائدہ اٹھائے تو ازبس مفید ہو۔ اس وقت اکیلے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب خط لکھتے تھے۔ اور پیر افتخار احمد صاحب بھی ساتھ کام کرتے تھے۔ مگر آج تو ایک اچھا عملہ ہے۔

میری آواز میں شاید وہ اثر نہیں

صیغہ ڈاک میں اگر شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا اضافہ ہو جاوے تو بہت ہی موزون ہے۔ اس مخلص نوجوان نے حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر بمبئی میں اپنی پوری قابلیت اور اہمیت ثابت کر دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری ایام سفر لاہور میں وہ دفتر الحکم میں کام کرتے تھے اور خاص رپوٹر کی حیثیت سے الحکم نے انکو روانہ کیا تھا۔ اس وقت بھی انہوں نے اپنی قابلیت کا ثبوت دیا تھا۔ احباب کے جذبات اور ان کی تڑپ کا احساس جو اس مخلص نوجوان کو ہے وہ ان خطوط سے ظاہر ہے جو انہوں نے لکھے۔ اس لئے میں الحکم کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح

حضور ادب سے عرض کرتا ہوں کہ جماعت کے افراد آپکے حالات

(یہ مضمون چودھری صاحب کی طرف سے ضرورت کے پیدا کرنے پر لکھا گیا ہے۔ ایڈیٹر)

آریہ اخبارات کی خیرہ سری

لاہور کا آریہ گزٹ جو ایڈیٹر پرکاش کے خلاف پیتر کا کی سازش میں شریک ہو کر اخلاقی کمزوری کا ارتکاب کر چکا ہے محض غلط بیانی سے کام لیکر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہائی سکول کے خلاف طوفان بے تمیزی پیدا کرنا چاہتا ہے ؎

مجھے افسوس ہے کہ وہ قوم جو اپنے اصولوں میں ست کے قبول کرنیکے لئے ہمیشہ تیار رہنے کی مدعی ہے اس کے لیڈروں کی یہ حالت ہے کہ جھوٹ کی نجاست سے پرہیز نہیں کرتے ایک شخص تعلیم یافتہ ہو کر ایک مشہور انسٹیٹیوشن (تعلیم الاسلام ہائی سکول) کے متعلق الزام لگاتا ہے کہ وہاں ہندو لڑکوں کو مذہبی تعلیم کیلئے مجبور کیا جاتا ہے اور اس سکول کے ہندو طلباء اعلان کرتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے صداقت کا تقاضا تھا کہ اس غلط بیانی بلکہ افترا کا ندامت کیساتھ اعتراف کر لیا جاتا مگر نہیں۔

پچھلے مدہ کے کورس میں ایک کتاب کا داخل نصاب ہونا ظاہر کیا گیا اور وہ کتاب داخل نصاب نہیں۔ مگر ان ست ودیادئی آدمی مول سچ کے ماننے والوں کو خلاف واقعہ اظہار سے شرم نہیں آتی۔ باوجود اس قسم کی غلط بیانیوں کے اب یہ کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب ایسے مضامین پر مشتمل ہے کہ گورنمنٹ کو فوراً ضبط کر لینا چاہیئے اس تجویز اور تحریک پر سنجیدہ لوگوں کو تو بے اختیار ہنسی آنی چاہیئے آریہ گزٹ کا ایڈیٹر اور اس کے ہم نوا شاید یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ہوم رول مل گیا ہے اور انہیں اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ جس کتاب یا تحریر کے خلاف منہ کھول لیں وہ فوراً ضبط ہو جائیگی مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ گورنمنٹ ان سے زیادہ باخبر ہے اور وہ ہر ایک قوم کے لٹریچر سے واقف ہے اور اس کی واقفیت کے ذرائع وسیع ہیں ویشین (جس کے متعلق آریہ گزٹ اور اس کے ہم نواؤں نے طوفان بے تمیزی پیدا کرنا چاہا ہے) آج طبع نہیں ہوئی۔ کم و بیش اس کے چھ سات مختلف ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور امین جو کچھ لکھا گیا ہے اس کی حیثیت معمولی مصنفوں کی تحریرات کی نہیں بلکہ احمدی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیثیت ایک نبی کی حیثیت یقین کرتی ہے اور آپ کی تصانیف مذہبی کتب مقدسہ کی حیثیت رکھتی ہیں جس طرح پر بائبل میں ممکن ہے بعض الفاظ ایسے ہوں جو آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کی رائے میں قابل اخراج ہوں لیکن بائبل کتب مقدسہ کی وجہ سے قانونی اثرات سے محفوظ ہے اور مستثنیٰ ہے اسیطرح پر حضرت مسیح موعود کی تصنیف کردہ کتب کا پایہ ہے کسی شخص کو انہیں ترمیم یا تنسیخ کا کوئی حق نہیں۔ بعض کتب حضرت مسیح موعود کے بعد طبع ہوئی ہیں اور اگر پہلے ایڈیشن میں کوئی چھاپہ کی غلطی بھی رہ گئی ہو تو ان بزرگان کے جائز احترام نے ہمکو اتنی ترمیم کی بھی اجازت نہیں دی گو حاشیہ میں اسکی اصلاح کر دی گئی ہو مگر اصل کتاب میں تبدیل کرنیکی جرات ہم نہیں کر سکتے اسلئے اولاً حضرت مسیح موعود کی تالیفات کے متعلق یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم ان کتب کو کتب مقدسہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ خدا کے ایک نبی نے لکھی ہیں۔

پھر جس شعر کو شر انگیز کہا جاتا ہے۔ **کتوں سا کھولنا منہ تخم فنا ہی ہے**

آیا وہ حقیقت میں غلط ہے یا حضرت مسیح موعود کی قلم سے ایک بدزبان اور گالیاں دینوالے شخص کو کہا جاوے تو یہ شر انگیز ہو جاوے لیکن اگر آریہ سماج کا کوئی مسلّم لیڈر اور سادھو ایسا کہے تو وہ اعلیٰ درجہ کی بات ہو مجھے اس قصہ کے لئے آریہ سماج کی پہلی تاریخ کو دوہرانیکی ضرورت نہیں جب کلچر ڈھہانما پارٹی میں اجانبی جنگ شروع تھی اور بڑی بڑی بگڑیاں اور ٹوپیاں پاؤں میں روندی جا رہی تھیں اور نہ مجھے گورنمنٹ کے ذمہ وار افسروں کی تحریروں کو سند میں پیش کرنیکی حاجت ہے کیونکہ یو۔ پی کی گورنمنٹ نے اپنی انتظامی رپورٹوں تک میں اس گندے لٹریچر کا ذکر کیا ہے جو آریہ سماج کے بعض ممبروں نے پھیلایا ہے

میں اس نازیبا ترین خطاب کا ذکر کرتا ہوں جو مہاتما منشی رام جی حال سوامی شردھانند جی مہاراج نے اپنے اخبارات کے ایڈیٹروں کو دیا ہے۔ وہ خطاب

شکاری بلڈاگ (کتے) کا خطاب ہے

ہمعصر آریہ مسافر نے ۲۴ مئی ۱۹۱۸ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ

یہ ایک عام علم ہے کہ سرکاری خطابات ہندوستانی ایڈیٹروں کو بہت ہی شاذ و نادر نصیب ہوتے ہیں اور پھر ان میں بھی آجتک کسی آریہ اخبار کے ایڈیٹر کو تو سرکار سے کبھی خطاب ملا ہی نہیں ہیں غالباً اس کمی کو پورا کرنے کے لئے شری سوامی شردھانند جی سنیاسی نے پچھلے ہفتہ بعض آریہ اخباروں کے ایڈیٹروں کو ایک خطاب عطا کیا ہے اور وہ خطاب

شکاری بلڈاگ (کتے) ہے

بہرحال جن آریہ ایڈیٹروں کو یہ خطاب ملا ہے انہیں ہم دلی خلوص کے ساتھ مبارک باد دیتے ہیں،، مہاتما جی نے یہ تازہ خطاب آریہ اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کو دیا ہے آریہ گزٹ اس کی صراحت کرے کہ وہ کون کون خوش قسمت ایڈیٹر ہیں ایسی صورت میں جبکہ خود آریہ سماج کی چوٹی کے بزرگ اور مہاتما اپنے ان ایڈیٹروں کو جو اخبار کے ایڈیٹر کی حیثیت میں ہیں یہ خطاب دے رہے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اگر کسی بدزبان اخبار نویس کے متعلق یہ شعر لکھا تھا تو واقعات نفس الامری کے اندر ہے اور مہاتما جی اس کے موید ہیں۔

جوابات اصولاً غلط ہو سکتی ہو۔ ایسے بے اصولے پن سے بگاڑ کر پیش کرنا سراسر بیہودگی ہے

آریہ گزٹ شیشے کے مکان میں بیٹھکر دوسروں پر پتھر پھینکنا چاہتا ہے مگر اس نادان کو خبر نہیں کہ ایک معمولی روڑا بھی اس کی خانہ ساز خوبصورتی کو چکنا چور کر دیگا

ورتمین کے متعلق تو میں نے لکھا ہے کہ احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ لیکن ستیارتھ پرکاش جو آریہ سماج میں وہ حیثیت نہیں رکھتی جو کتب مقدسہ کی ہے اس کے بابوں کے باب ایسے مضامین سے پر ہیں جو کیا اخلاقی حیثیت سے کیا سیاسی پہلو سے کبھی بھی قابل اشاعت نہیں یہ گورنمنٹ پنجاب کی کمال مہربانی اور حشیم پوشی ہے جو ابتک اس کتاب کو ضبط نہیں کیا۔ لیکن اب چونکہ آریہ سماج کے اخباروں جن میں سے بعض کے ایڈیٹروں کو مہاتما جی بلڈاگ کہتے ہیں دوسروں کو کاٹتے ہیں تو لازماً ان کے منہ میں انہیں کا لقمہ دینا پڑیگا۔

بہتر تھا آریہ گزٹ اور اس کے سازشی اس سوال کو نہ چھیڑتے ورنہ آریہ سماج کے لٹریچر کی پڑتال بہت برے نتائج پیدا کرے گی۔

یہ وقت نہیں کہ گورنمنٹ کو اس قسم کے اندرونی جھگڑوں کی طرف متوجہ کر کے اوقات کو ضائع کیا جاوے بلکہ یہ وقت تھا اور ہے کہ اندرونی نزاعوں کو ختم کر کے اس کام میں اپنے آپ کو لگا دیا جاتا جو ایک شریر النفس ظالم اور امن کے دشمن کے مقابل میں ہو رہا ہے لیکن آریہ سماج کی کارروائی

کا آرگن (جس کے سرپرستوں میں لالہ جپت رائے اور مہاتما ہنسراج جی کے خلاف گرفتاری ہائیکورٹ اور مسٹر پیمانند جیسے آدمی ہو چکے ہوں) اس سوال کو اگر اٹھا رہا ہے تو اسکی غرض محض شرارت اور ہندوؤں کے جذبات کو مسلمانوں کے خلاف اکسانا ہے اور بس ورنہ جبکہ ستیارتھ پرکاش میں عیسائیوں مسلمانوں۔ براہمنوں سکھوں اور خود حکومت تک کے خلاف خیالات موجود ہیں ایسے ایسی تحریک کرتے ہوئے شرم کرنی چاہیئے۔

آریہ گزٹ جس پارٹی کا آرگن ہے اس کے بعض ممبروں نے جس شدید سری کا ثبوت گذشتہ الیکشن میں دیا ہے وہ کوئی مخفی بات نہیں۔ ایسی حالت میں احمدی سلسلے کے خلاف جوش پھیلانیکا جو طریق اختیار کیا گیا ہے اس کی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ سلسلہ احمدیہ ان کی ہوم رول کی غیر موزوں سکیم کی تائید کرنیکے لئے طیار نہیں۔ دراصل ہمارے خلاف جو کچھ بھی جوش پیدا کیا جا رہا ہے اسکی جڑ محض یہی ایک امر ہے جو ہوم رول کی سکیم کی مخالفت اس سلسلہ نے کی ہے والا ورتمین یا حضرت مسیح موعود کا کوئی مضمون یا کوئی کتاب اس سپرٹ میں کبھی ہی نہیں گئی۔ وہ مذہب جو دنیا میں امن قائم کرنیکے لئے آیا اور جس نے مذہبی مناظرات کی اصلاح کا سب سے اول بیڑا اٹھایا اور اس کے لئے گورنمنٹ کو توجہ دلائی جس کے خلیفہ الرشید اور جانشین حضرت اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک خاص سکیم گورنمنٹ کے سامنے رکھی۔ وہ اور اس کی جماعت کبھی نہیں چاہتی کہ دل آزار لٹریچر پھیلایا جاوے۔ اور ڈائرکی گورنمنٹ ان تمام واقعات سے بخوبی واقف ہے اور یہ خدا کے فضل کی بات ہے کہ اس کے عہد میں یہ سوال اٹھتا ہے اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ ہوم رول سکیم کے خلاف احمدیہ ایڈریس کی اشاعت کے بعد یہ جوش پھیلانیکی کوشش کیجاتی ہے اور کالج پارٹی کا آرگن اس علم برادار ہو کر نکلتا ہے یہ واقعات بتا رہے ہیں کہ اس کی

تہ میں کیا چیز ہے؟

ستیارتھ پرکاش میں جو خطرناک تعلیم دی ہے اور اس سے متاثر ہو کر اس کے پیروؤں نے جو گروہ پیدا کیا ہے اور ہندوستان کی مختلف جماعتوں

Digitized by Khilafat Library

... پیدائش جو ایک وفادار اور امن پسند قوم ہے میں ہونے چاہئیں ۔ (باقی آئندہ)

الحکم کے مربیوں کی توجہ طلب

الحکم کے قیام و بقا کے لئے جس قدر مربیوں کے لئے توجہ دلائی گئی تھی ابھی تک وہ تعداد تہائی کے قریب بھی نہیں پہونچی میں دوسری قوموں کے اخبارات کے سرپرستوں کی اولوالعزمیوں کا ذکر کرنیکی ضرورت نہیں سمجھتا احمدی جماعت خدا کے فضل و کرم سے اپنے اخلاص ایثار میں کسی قوم سے پیچھے نہیں اور جس قدر سلسلے کے کام میں یہ جماعت حصہ لے رہی ہے اسکی نظیر دوسری قوموں میں نہیں مل سکتی۔ اس لئے میں صرف یہی کہونگا کہ میری مجوزہ اور مطلوبہ تعداد کو فوراً پورا کردو پچاس ایسے بزرگ کھڑے ہو جائیں جو بیس روپیہ سالانہ اپنے اخبار کیلئے دیدیں الحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی یادگار ہے اور حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کے کارکن موجود تھے۔ مگر حضرت خلیفہ اول نے ان میں سے کسی کے سپرد یہ کام نہ کیا بلکہ حضرت اولوالعزم کو بلاکر الحکم کے اجرا کا کام سپرد کر دیا بہرحال الحکم کو جو حضرت مسیح موعود کے عہد کی یادگار ہے۔ جس کے لئے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے خود اپیل کیا۔ قائم اور زندہ رکھنا قوم کا فرض ہے میں صرف اس قدر چاہتا ہوں۔ کہ الحکم کو زندہ رکھو اور اس کے لئے مجھے پچاس ایسے بزرگوں کی ضرورت ہے جو بیس روپیہ سالانہ دین اور ایک سو جو دس روپیہ سالانہ دین اور پچاس دس دس خریدار پیدا کریں یہ بڑی تھوڑی تعداد ہے جس کا مطالبہ کیا گیا ہے اسے جلد پورا کردو۔

خریداران الحکم توجہ فرماویں

الحکم خدا کے فضل سے پابندی وقت کے ساتھ عمدہ کاغذ پر شائع ہو رہا ہے۔ اور پانچوان مہینا خدا کے رحم سے ختم ہو رہا ہے۔ جن احباب نے اب تک قیمت ادا نہیں کی وہ دفتر سے جاری شدہ **وی پی وصول** فرما کر ممنون فرماویں۔ یعقوب علی۔

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے اور ہر ایک مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ تلاوت کی اصلی غرض عمل ہے اور اعتقادی قوتوں کا نشوونما اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل کرے اور یہ آگاہی قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے اس ضرورت کو پورا کرنیکے لئے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور اس میں بامحاورہ ترجمہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں اور اس ترجمہ اور نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے کہ **قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے** اور یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضروریات اور مخالفین اسلام کے موجودہ اعتراضات کو مدنظر رکھکر لکھے گئے ہیں۔ عاشق قرآن کریم حضرت مولینا **مولوی حافظ نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح** درس سے لئے ہوئے نوٹوں اور آپ کی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغفور کی تحریروں اور ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات جمع کئے گئے ہیں کیا آپنے ابتک ان ملفوظات کو نہیں پڑھا تو ضرور پڑھیں اس میں نور و ہدایت ہے پارہ ۲۴ سے ۳۰ تک اور ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ پارے شائع ہو چکے ہیں ۳۰ دان پارہ سردست مل نہیں سکتا۔ لیکن ۲۴ سے ۲۹ تک اور ۱۵-۱۶-۱۷ پارے ہر وقت مل سکتے ہیں ہدیہ فی پارہ ایک روپیہ ہے لیکن رمضان شریف میں ۲۴ سے ۲۹ تک فی پارہ ۸ر اور ۱۵-۱۶-۱۷ تینوں پارے فی پارہ ۶ر کے حساب سے ملیں گے احباب جلد دفتر الحکم میں درخواست بھیجکر منگوالیں ۔ دفتر الحکم قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب

فرماویں